

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین۔۔۔۔۔

اسلامی معیشت کی طرف سست رفتار پیش قدمی

عالم اسلام میں اسلامی معیشت کی طرف کئی برس سے پیش قدمی جاری ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پیش قدمی کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ اب تک بمشکل تمام چند شعبوں میں معمولی پیش رفت ہو سکی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اسلامی حکومتوں کا عدم تعاون بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ تاہم وہ افراد کار، معیشت دان، سرمایہ کار، بنکار اور اہل علم و علما کرام جو اس سلسلہ میں باوجود نامساعد حالات کے کوشاں ہیں، ان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

اسلامی دنیا کا ایک عام آدمی اسلامی معیشت کے فوائد و ثمرات سے کلی طور پر نااہل ہے بلکہ اسے تو شاید اسلامی معیشت کا مفہوم بھی معلوم نہیں، البتہ اسلامی بنکاری کا نام جو کچھ عرصہ سے اخبارات میں لیا جا رہا ہے اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں کہیں کہیں اسلامی بینکوں کے اکاؤنٹ آؤیز اس سائن بورڈ نظر آتے ہیں ان سے عام شہری کے ذہن میں اسلامی بنکاری کا ایک دھندلا سا سوالیہ نشان ابھرتا ہے۔ چونکہ اسلامی بنکاری کا کام بھی خاصا سست ہے اس لئے اس کی تشہیر بھی اتنی ہی کم ہے۔ اور پھر اسلامی بنکاری فی الحال چونکہ سرمایہ کاری تک محدود ہے یا چند ایک بینکوں نے لیزنگ (اجارہ) میں اسے متعارف کرایا ہے اور لیزنگ زیادہ تر کاروں کی ہو رہی ہے، اور کاریں غریب عوام خریدتے نہیں، اس لئے عوام الناس تک اس بنکاری کے ثمرات و اثرات ابھی تک نہیں پہنچے ہیں۔ جب تک اسلامی بینک عوام کے لئے اپنی برانچوں میں بچت کھاتے کھولنے کا کام زور و شور سے شروع نہیں کریں گے اس وقت تک عوام اسلامی بینکوں کے وجود اور ان کے فوائد سے آشنا نہیں ہو سکیں گے۔ یہاں یہ بات بھی یاد دہانی چاہئے کہ کوئی بھی تحریک عوامی تائید و حمایت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی، اسلامی معیشت کا قیام اور اسلامی بنکاری کے کام کو ایک تحریک کی صورت دینے کی ضرورت ہے، تاکہ عوام اس کے فوائد و

☆ کیا آپ کو معلوم ہے کہ : ☆ قانون شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆

ثمرات سے مستفید ہو کر اس کے پشتیاں بن جائیں، اگر ایسا ہو گیا تو پھر کوئی قوت بھی اس تحریک کو ختم نہ کر سکے گی۔ لیکن اگر یہ کام صرف محدود پیمانے پر جاری رہا اور محدود لوگ ہی اس میں سرمایہ کاری کرتے رہے تو اسلامی بنکاری صرف چند سرمایہ داروں کے رحم و کرم پر ہوگی اور جب کبھی سرمایہ دار کسی بھی مجبوری، دباؤ یا ذاتی وجوہ کی بنا پر اس سے دستبردار ہوں گے تو اسے جاری رکھنا دشوار ہو جائے گا۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ:

الف۔ اسلامی بنکاری کا لائسنس حاصل کرنے والے تمام بینک جلد از جلد خاص سرمایہ سے عام سرمایہ کی طرف توجہ کریں اور عوامی / امانتی بچت کھاتے کھول کر عوامی سرمایہ جزیٹ کریں، جب پبلک کو اپنی بچتوں پر خالص اسلامی منافع ملنے لگے گا تو خود بخود بینکوں کے سرمایہ میں مزید اضافہ ہوگا۔ لاکھوں لوگ اپنی جمع پونجی کسی حلال اور جائز کاروبار میں لگانے کے منتظر ہیں مگر اس تحفظ کے ساتھ کہ کہیں ان کا اصل زر ہی جاتا نہ رہے۔ اسلامی بینک اگر اس سرمایہ کو محفوظ سرمایہ کاری میں لگانے کا انتظام کر سکیں تو پوری قوم اسلامی معیشت کے سائے میں آجائے۔

جہاں تک سرمایہ داروں کا تعلق ہے تو چونکہ مسلم امہ کے سرمایہ داروں کا ذہن ایک عرصہ سے بغیر کسی محنت کے منافع (سود) لینے کا بنا ہوا ہے اور اب وہ کوئی رسک لے کر منافع حاصل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے اس لئے ایسے سرمایہ کاروں سے اسلامی بنکاری کا مدد و معاون بننے کا خیال محض سراب ہے۔ تاہم اسلامی دنیا میں ایسے سرمایہ کار بھی ہیں جو صدق دل سے اسلامی معیشت استوار کرنے کے زبردست حامی ہیں، اب یہ کام اسلامی بنکاری کا ہے کہ وہ ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے بغیر انہیں شریک کار بنائیں اور اسلامی اصول تجارت (شراکت و مضاربیت) کے مطابق انہیں سرمایہ کاری کے محفوظ مواقع فراہم کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اسلامی بنکاری کے عمل کو تیز نہ کیا گیا اور اس کی خامیوں کی جلد اصلاح نہ کی گئی اور اسلامی سرمائے کو کامیاب سرمایہ کاری کے عمل سے نہ گزارا گیا تو اسے ناکام کرنے والوں کو بہانہ ہاتھ آجائے گا اور جس طرح اسلامی سزاؤں کو مناسب انداز سے

امام محمد بن اور یس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے